رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ

ایڈیٹر سید قاسم علی احمدی

# بدر

قادیان

تاریخ انتہائے اشاعت ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸-

پیشگی چندہ
سرپرستان - محاونین - عام طلباء شتاہی
فی پرچہ - ۲ - ۲ - ۲ - ۲
فی ماہ - ۸ - ۸ - ۸ - ۸
انڈیا سے باہر چھ روپیہ آٹھ آنہ سالانہ

جلد ۲۰ | قادیان دارالامان مورخہ ۸ رجب المرجب ۱۳۵۴ھ مطابق ۷ اکتوبر ۱۹۳۵ء | نمبر ۲۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## سلسلہ کی خبریں

### مبارک دوشنبہ

ایام زیر اشاعت میں سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے نکاح کا اعلان سلسلہ کے درخشندہ گوہر حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب سول سرجن کی جو حضور کے حقیقی ماموں ہیں۔ بڑی صاحبزادی سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ سے ایکہزار مہر پر ۳۰ ستمبر بروز دوشنبہ صبح سات بجے مسجد اقصٰے میں حضرت قبلہ مفتی محمد صادق صاحب سلمہ اللہ نے فرمایا۔ اور اسی روز رخصتانہ ہوا جسمیں میر صاحب نے احباب جماعت کو پر تکلف ٹی پارٹی دی۔ اور ۲ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی طرف سے قریباً ڈیڑھ ہزار اصحاب کو مسجد اقصٰے میں دعوت ولیمہ دیگئی۔ ہم اس مبارک تقریب پر فاروقی برادری کی طرف سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ اور حضرت ام

## خدا خود کر رہا ہے اس جماعت کی نگہبانی!

(از پیر محمد اسمٰعیل احسن (صدیقی)، طالب علم گوجرہ (لائل پور)

جو دیکھوں آسمانِ حسن کا ماہِ درخشانی
اگرچہ دور ہوں لیکن تری تصویر ہے دل میں
تری قسمت میں تھا ذرّے سے یوں خورشید ہو جانا
خدا نے ہے تجھے بخشی امامت بھی خلافت بھی
تجھے آئینہ دارِ حضرتِ فاروقؓ کہتے ہیں!
ترے دم سے ہیں وابستہ زمانے بھر کی اُمیدیں
رُخِ روشن پہ کیونکر نہ گروں پروانہ سال احسن!
شریعت کے سبھی احکام ہیں پیشِ نظر ورنہ!
پسینے پر ترے آقا! لہو اپنا بہا دوں گا
امیر المومنین! اب صبر کی طاقت نہیں ہم میں
میں حاضر ہوں مرے آقا! اشارے کی ضرورت ہی
زمیں اپنی مخالف ہے مگر ہے آسماں اپنا
ٹھہر! کچھ سوچ کر اے دشمنِ اسلام آگے بڑھ
مرے جذبات میرے شیشۂ دل سے چھلکتی ہے!
کشادہ کر الٰہی! اپنے دامانِ کریمی کو!!

دلِ ناشاد سے کافور ہو ساری پریشانی
مسیحِ پاکؑ کے لختِ جگر محبوبِ یزدانی
تجھے ہی کشورِ عرفان کی زیبا تھی سلطانی
سکھائی از سرِ نو تو نے تفسیرِ مسلمانی
تری فطرت میں پوشیدہ ہے رازِ صدقِ سلمانیؓ
جدا ہونا ترے دامن سے نادانی ہے نادانی
مجھے مجبور کرتی ہے محبت کی فراوانی!
ہوئی جاتی ہے سجدوں کے لئے بیتاب پیشانی!
تری عظمت پہ کٹ مرنا ہے میرا جزوِ ایمانی
کہ دشمن کر رہا ہے کارہائے ننگِ انسانی
کہ اسمٰعیلؑ ہوں آتے ہیں سب آدابِ قربانی
کبھی تو رنگ لائے گی ہماری چاک دامانی
خدا خود کر رہا ہے اس جماعت کی نگہبانی
نہیں معلوم کہتے ہیں کسے شاعر زباندانی!
کہ دشمن نے ہمیں برباد کر دینے کی ہے ٹھانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# مسجد شہید گنج کے المناک حادثہ کے متعلق نیشنل قادیان کا

## احتجاجی جلوس و شاندار مظاہرہ اور اہم تقریریں!

جیسا کہ صدر آل انڈیا نیشنل لیگ نے اپنی ماتحت نیشنل لیگوں کو حکم دیا تھا۔ کہ وہ ۲۰ ستمبر کو یوم مسجد شہید گنج منائیں۔ اس حکم کے مطابق قادیان میں نہایت رقت انگیز طریق پر یوم مسجد شہید گنج منایا گیا۔

۲۰ ستمبر کی صبح کو قادیان کے اکثر مکانات پر سیاہ جھنڈے آویزاں کر دیئے گئے اور نیشنل لیگ قادیان کے دفتر پر اور پریذیڈنٹ صاحب نیشنل لیگ قادیان کے مکان پر خاص طور پر سیاہ جھنڈے لہرائے گئے۔ اور تمام احمدی دوکانداروں کی دوکانوں پر سیاہ جھنڈیاں لگادی گئی تھیں۔ نیشنل لیگ کے رضاکار اور ممبر اور دیگر معزز احمدی حضرات صبح ہی سے اپنے سینوں پر سیاہ نشان لگائے ہوئے پھر رہے تھے۔ جن پر مسجد شہید گنج کی تصویر بنی ہوئی تھی۔ ایک بہت بڑا سیاہ جھنڈا جس پر مسجد شہید گنج کا نقشہ بنا ہوا تھا۔ جلوس کے لئے تیار کیا گیا تھا۔

### جمعہ کی نماز کے بعد

جمعہ کی نماز کے بعد ہر ایک شخص مسجد نور کی طرف روانہ ہو گیا۔ جہاں سے احتجاجی جلوس کا آغاز ہونا تھا۔ جلوس میں حلقہ مسجد مبارک و حلقہ مسجد اقصیٰ۔ حلقہ مسجد فضل حلقہ مسجد دارالرحمت و حلقہ مسجد دارالعلوم و حلقہ مسجد دارالفضل و حلقہ مسجد ریتی چھلہ اور حلقہ مسجد دارالسعۃ وغیرہ کی پارٹیاں موجود تھیں۔ اس کے علاوہ ارد گرد کے دیہات ننگل باعبانان۔ بھینی۔ کھارا اور تلونڈی جھنگلاں کے احمدی بھی جلوس میں شامل تھے۔ جلوس کے وقت تمام احمدی دوکانداروں نے اپنی دکانیں بند کر دی تھیں۔ جلوس کی پارٹیوں میں بہت سے نوجوان سر سے پاؤں تک سیاہ لباس پہنے ہوئے تھے۔ جلوس مختلف گروپوں اور پارٹیوں میں تقسیم تھا۔ جو محلہ دارالعلوم کی سڑک سے شروع ہو کر ریتی چھلہ والحکم سٹریٹ احمدیہ چوک و محلہ کمہاراں و پرانہ اڈا خانہ و چھوٹا بازار اور بڑا بازار سے گذر کر میدان ریتی چھلہ میں ختم ہو گیا۔ جہاں بعد نماز عشاء جلسہ منعقد ہونا تھا۔ جلوس میں کئی ہزار آدمی شریک ہوئے اور مختلف مقامات پر فوٹو لئے گئے۔ جلوس نے متعدد جھنڈے اٹھائے ہوئے تھے۔ جن پر مختلف قسم کے اشعار لکھے ہوئے تھے۔ اور وہ مختلف قسم کے نعرے لگاتے تھے۔ جیسے مسجد شہید گنج زندہ باد۔ شہیدان مسجد زندہ باد اور نیشنل لیگ زندہ باد وغیرہ۔

رات کو ساڑھے آٹھ بجے زیر صدارت شیخ محمود احمد صاحب عرفانی پریذیڈنٹ نیشنل لیگ زبردست جلسہ ہوا۔ جس میں شیخ رحمت اللہ صاحب مدیر معاون ایڈیٹر الفضل اور سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور اور مولانا عبدالرحیم صاحب نیر نے زبردست تقریریں کیں اور تقریروں کے بعد حسب ذیل قراردادیں پاس ہوئیں۔

### پہلی قرارداد

نیشنل لیگ قادیان کا یہ اجلاس عام حکومت پنجاب سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ مسجد شہید گنج کو سکھوں کے قبضہ سے آزاد کرا کے مسلمانوں کے حوالے کر دے۔ کیونکہ مسلمان اس حادثہ کو نہایت ہی رنج اور غم کے ساتھ محسوس کر رہے ہیں اور اندیشہ ہے۔ کہ اگر اس طرف توجہ نہ کی گئی۔ تو یہ حادثہ بہت سی سیاسی پیچیدگیوں کا باعث نہ بنجائے۔

### دوسری قرارداد

نیشنل لیگ قادیان کا یہ اجلاس عام حکومت پنجاب سے پرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ ان مسلم لیڈروں کو جنہیں مختلف مقامات پر نظر بند کیا گیا ہے۔ حالانکہ ان کی طرف سے کوئی نقض امن کا اندیشہ نہیں۔ اور ان مسلمانوں کو جنہیں مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں سزا دی ہے آزاد کر دے۔

### تیسری قرارداد

یہ جلسہ حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ اراضی مسجد شہید گنج و مزار حضرت شاہ کاکو رحمۃ اللہ علیہ پر دفعہ ۱۴۴ نافذ کر کے تا فیصلہ مقدمات دیوانی اپنے قبضہ میں لیلے۔ تاکہ مسجد شہید گنج کی زمین پر کسی جدید عمارت کی تعمیر سے مسلمانوں میں مزید اشتعال پیدا ہونیکا احتمال نہ رہے۔

### چوتھی قرارداد

ان ریزولیوشنوں کی نقول چیف سکرٹری صاحب حکومت پنجاب۔ آل انڈیا نیشنل لیگ لاہور۔ مجلس اتحاد ملی لاہور۔ پیر جماعت علی شاہ صاحب اور مسلم جرائد کو بھیجی جائیں۔

آخر میں پریذیڈنٹ صاحب نے آج کے جلسہ و جلوس میں شامل ہونے والوں کا شکریہ ادا کیا۔ اور ہر احمدی کو تلوار رکھنے کی تاکید کی اور سوا دس بجے رات دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

(سکرٹری نیشنل لیگ قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاروق

جلد ۲۰ ❖ قادیان دارالامان مورخہ ۷ اکتوبر ۱۹۳۵ء ❖ نمبر ۲۴

# ایک اعتراض کا جواب

(از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

## تصویر کی حرمت قطعی نہیں

میں اس بات کا سخت مخالف ہوں کہ کوئی میری تصویر کھینچے۔ اور اس کو بت پرستوں کی طرح اپنے پاس رکھے۔ یا شائع کرے۔ میں نے ہرگز ایسا حکم نہیں دیا۔ کہ کوئی ایسا کرے۔ اور مجھ سے زیادہ بت پرستی اور تصویر پرستی کا کوئی دشمن نہیں ہوگا۔ لیکن میں نے دیکھا ہے کہ آج کل یورپ کے لوگ جس شخص کی تالیف کو دیکھنا چاہیں اول خواہشمند ہوتے ہیں۔ جو اس کی تصویر دیکھیں کیونکہ یورپ کے ملک میں فراست کے علم کو بہت ترقی ہے۔ اور اکثر ان کی محض تصویر کو دیکھ کر شناخت کر سکتے ہیں۔ کہ ایسا مدعی صادق ہے یا کاذب۔ اور وہ لوگ بباعث ہزارہا کوس کے فاصلہ کے مجھ تک پہنچ نہیں سکتے۔ اور نہ میرا چہرہ دیکھ سکتے ہیں۔ لہذا اُس ملک کے اہل فراست بذریعہ تصویر میرے اندرونی حالات میں غور کرتے ہیں۔ کئی ایسے لوگ ہیں۔ جو انہوں نے یورپ یا امریکہ سے میری طرف چٹھیاں لکھی ہیں۔ اور اپنی چٹھیوں میں تحریر کیا ہے کہ ہم نے آپ کی تصویر کو غور سے دیکھا اور علم فراست کے ذریعہ سے ہمیں ماننا پڑا۔ کہ جس کی یہ تصویر ہے وہ کاذب نہیں ہے۔ اور ایک امریکہ کی عورت نے میری تصویر دیکھ کر کہا کہ یہ یسوع یعنے عیسےٰ علیہ السلام کی تصویر ہے۔ پس اس غرض سے اور اس حد تک میں نے اس طریق کے جاری ہونے میں مصلحتاً خاموشی اختیار کی واما الاعمال بالنیات۔ اور میرا مذہب یہ نہیں ہے۔ کہ تصویر کی حرمت قطعی ہے قرآن شریف سے ثابت ہے۔ کہ فرقہ جن حضرت سلیمان کے لئے تصویریں بناتے تھے۔ اور بنی اسرائیل کے پاس مدت تک انبیاء کی تصویریں رہیں جن میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بھی تصویر تھی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہ کی تصویر ایک پارچہ ریشمی پر جبرئیل علیہ السلام نے دکھلائی تھی۔ اور پانی میں بعض پتھروں پر جانوروں کی تصویریں قدرتی طور پر چھپ جاتی ہیں۔ اور یہ آلہ جس کے ذریعہ سے اب تصویر لی جاتی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ایجاد نہیں ہوا تھا اور یہ نہایت ضروری آلہ ہے جس کے ذریعہ سے بعض امراض کی تشخیص ہو سکتی ہے۔ ایک اور آلہ تصویر کا نکلا ہے۔ جس کے ذریعہ سے انسان کی تمام ہڈیوں کی تصویر کھینچی جاتی ہے۔ اور وجع المفاصل و نقرس وغیرہ امراض کی تشخیص کیلئے اس آلہ کے ذریعہ سے تصویر کھینچتے ہیں۔ اور مرض کی حقیقت معلوم ہوتی ہے۔ ایسا ہی فوٹو کے ذریعہ سے بہت سے علمی فوائد ظہور میں آئے ہیں۔ چنانچہ بعض انگریزوں نے فوٹو کے ذریعہ سے دنیا کے کل جانداروں یہاں تک کہ طرح طرح کی ٹڈیوں کی تصویریں اور ہر ایک قسم کے پرند اور چرند کی تصویریں اپنی کتابوں میں چھاپ دی ہیں۔ جس سے علمی ترقی ہوئی ہے۔ پس کیا گمان ہو سکتا ہے۔ کہ وہ خدا جو علم کی ترغیب دیتا ہے وہ ایسے آلہ کا استعمال کرنا حرام قرار دے۔ جس کے ذریعہ سے بڑے بڑے مشکل امراض کی تشخیص ہوتی ہے۔ اور اہل فراست کے لئے ہدایت پانے کا ایک ذریعہ ہو جاتا ہے۔ یہ تمام جہالتیں ہیں جو پھیل گئی ہیں۔ ہمارے ملک کے مولوی چہرہ شاہی سکہ کے روپیہ اور دونیاں اور چونیاں اور اٹھنیاں اپنی جیبوں اور گھروں میں سے کیوں باہر نہیں پھینکتے۔ کیا ان سکوں پر تصویریں نہیں افسوس کہ یہ لوگ ناحق خلاف معقول باتیں کر کے مخالفوں کو اسلام پر ہنسی کا موقع دیتے ہیں۔ اسلام نے تمام لغو کام اور ایسے کام جو شرک کے موید ہیں حرام کئے ہیں نہ ایسے کام جو انسانی علم کو ترقی دیتے اور امراض کی شناخت کا ذریعہ ٹھہرتے اور اہل فراست کو ہدایت سے قریب کر دیتے ہیں۔ لیکن باایں ہمہ میں ہرگز پسند نہیں کرتا کہ میری جماعت کے لوگ بغیر ایسی ضرورت کے جو کہ مضطر کرتی ہے وہ میرے فوٹو کو عام طور پر شائع کرنا اپنا کسب اور پیشہ بنالیں کیونکہ اسی طرح رفتہ رفتہ بدعات پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور شرک تک پہنچتی ہیں۔ اس لئے میں اپنی جماعت کو اس جگہ بھی نصیحت کرتا ہوں۔ کہ جہاں تک ان کے لئے ممکن ہو۔ ایسے کاموں سے دستکش رہیں۔ بعض صاحبوں کے میں نے کارڈ دیکھے ہیں۔ اور ان کی پشت کے کنارہ پر اپنی تصویر دیکھی ہے میں ایسی اشاعت کا سخت مخالف ہوں۔ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں نہیں چاہتا۔ کہ کوئی شخص ہماری جماعت میں سے ایسے کام کا مرتکب ہو۔ ایک صحیح اور مفید غرض کے لئے کام کرنا اور امر ہے۔ اور ہندوؤں کی طرح جو اپنے بزرگوں کی تصویریں جا بجا در و دیوار پر نصب کرتے ہیں۔ یہ اور بات ہے ہمیشہ دیکھا گیا ہے۔ کہ ایسے لغو کام منجر بشرک ہو جاتے ہیں۔ اور بڑی بڑی خرابیاں ان سے پیدا ہوتی ہیں۔ جیسا کہ ہندوؤں اور نصاریٰ میں پیدا ہو گئیں۔ اور میں امید رکھتا ہوں۔ کہ جو شخص میرے نصائح کو عظمت اور عزت کی نظر سے دیکھتا ہے اور میرا سچا پیرو ہے وہ اس حکم کے بعد ایسے کاموں سے دستکش رہیگا ورنہ وہ میری ہدایتوں کے خلاف اپنے تئیں چلاتا ہے۔ اور شریعت کی راہ میں گستاخی سے قدم رکھتا ہے"۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۹۵)

## نظامیہ بک ڈپو بٹالہ

ملک کے مذاق اور مسلمانوں کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر شخص اپنے اپنے خیال کے ماتحت اس کی اصلاح کی قلم سے زبان سے کوشش کرتا ہے۔ اسی خیال سے متاثر ہو کر "میاں سلطان احمد صاحب وجودی ایم آر۔ اے ایس (لنڈن)" نے جو اپنے علم خداداد کی وجہ سے ملک میں نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔ بہترین لٹریچر بہم پہنچا دیا ہے۔ جو فلاح قوم اور اصلاح اخلاق کے لئے عمدہ ذخیرہ ہے۔ وجودی صاحب کو میں عرصہ سے جانتا ہوں۔ ان کی کم سختی اور سادگی نے ان کے قلم اور ذہن کو جدت طرازی خوش اسلوبی برجستگی بیان میں وافر حصہ دیا ہے۔ وہ چھوٹے چھوٹے الفاظ میں بڑے بڑے مسائل کو نہایت خوبی سے ادا کرتے ہیں۔ وجودی صاحب کے پہلو میں ایک دردمند دل ہے وہ ملک و قوم کی بھلائی کے لئے بہت سی مالی و جانی قربانیاں کر چکے ہیں۔ وہ اپنے ذاتی تجارب سے دوسروں کو فائدہ پہنچانے میں کبھی بخل نہیں کرتے۔ میں وجودی صاحب کو اس قابل سمجھتا ہوں کہ ہر ہمدرد قوم کو ان کا شکر گذار ہونا چاہیئے۔ کہ انہوں نے قوم میں خود داری کی روح پیدا کرنے اور ان کی تمدن اور اخلاقی اور اقتصادی حالت کے بہتر بنانے میں نہایت مفید لٹریچر مہیا کر دیا ہے۔ قوم کے بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے مفید رسالے چھوٹی چھوٹی کہانیاں اور دلچسپ قصے خوبصورت لکھائی چھپائی سے جن کی زبان نہایت سادہ اور شگفتہ اور بے تکلف ہے بہت ارزاں قیمت پر شائع کئے ہیں چنانچہ اخلاقی کہانیاں۔ استانی کی کہانیاں چڑیا گھر۔ دادا کی موت۔ بہادر لڑکا۔ بیوی کے نام پہلا خط۔ میونسپل کمشنر۔ انسداد گداگری وغیرہ بیسیوں کتابیں اور رسالے انکی قابلیت پر روشن دلیل ہیں۔ اب نظامیہ بک ڈپو بٹالہ نے نہایت اہتمام کے ساتھ وجودی صاحب کی تمام تصنیفات کو دیدہ زیب مطبوعات اور موزون تقطیعات کی صورت میں ملک کی بہبودی کے لئے شائع کرنا شروع کر دیا ہے۔ جس کے لئے ایک مکمل سکیم بھی انہوں نے شائع کی ہے جو مینیجر صاحب نظامیہ بک ڈپو بٹالہ پنجاب سے منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔ ہر شخص علم دوست کے لئے وہ مفید سکیم ہے۔ میں پورے زور سے سفارش کرتا ہوں۔ کہ ایسا لٹریچر جہاں تک ہو سکے مسلمانوں کے گھر گھر میں پہنچنا چاہیئے۔ تاکہ مسلمانوں کے بچے اور گھرانے اس سے مستفید ہو کر بہترین اخلاق والے ثابت ہوں۔ میں انشاء اللہ آئندہ بھی اس پر مفصل لکھوں گا۔ وجودی صاحب کا لٹریچر منگانے کے لئے مینیجر نظامیہ بک ڈپو بٹالہ پنجاب سے خط و کتابت کیجائے۔

## وصیت نمبر ۳۵۰۴

منکہ محمد شفیع ولد شیر محمد حکیم قوم راجپوت عمر ۳۰ سال ساکن چہال تحصیل شکر گڑھ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۳۰/۳/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ میری کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں۔ میں بحیثیت ملازمت پٹواری نہری حلقہ داد کے کلاں ڈاک خانہ واسے گنج تحصیل چونیاں ضلع لاہور بمشاہرہ ۱۷ روپیہ ماہوار تنخواہ پاتا ہوں۔ اور اپنی تنخواہ کے ۱/۸ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ جو ہر ماہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ضلع کی انجمن کی وساطت سے ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر فوت ہونے کے بعد میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو تو یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہو گی۔

العبد۔ محمد شفیع پٹواری بقلم خود ۳۰/۳/۳۵

گواہ شد۔ محمد اسحاق احمدی ولد محمد راقوم راجپوت ساکن کھر بیڑ تحصیل قصور ضلع لاہور

گواہ شد۔ عبد العزیز احمدی ولد مولوی محمد الدین راجپوت ساکن فیروز پور شہر۔

## ۲۸ ستمبر کا فاروق

چونکہ مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں مسلم اخبارات کے متعلق یہ تجویز ہوئی تھی۔ کہ تمام ہندوستان کے روزانہ مسلم اخبارات دو دن کے لئے اور ہفتہ وار اخباروں کی ایک اشاعت ۲۸، ۲۹ ستمبر کو بطور احتجاج بند کر دیجائے۔ چونکہ یہ اطلاع فاروق کے ۲۱ ستمبر کو شائع ہونیوالے پرچے کی اشاعت کے بعد ملی۔ اسلئے اسمیں یہ اعلان نہ ہو سکا۔ جسکی بنا پر ۲۸ ستمبر کا فاروق شائع نہیں کیا گیا۔ اسلئے احباب مطلع رہیں کہ ۲۸ ستمبر کا پرچہ اس بناء پر نہیں شائع ہوا۔ (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# غیر احمدی شن

## کیا احراری مباہلین پنڈی بھٹیاں خدا تعالےٰ پر ایمان رکھتے ہیں؟

زمیندار مورخہ ۱۰ ستمبر ۳۵ء صفحہ ۶ کالم ۴ پر "قادیانی اور لاہوری مرزائیوں کو چیلنج" کے عنوان سے از جانب مسمی سید افتخار علی شاہ نفیس بایں الفاظ درج ہے کہ:-

"مرزا غلام احمد قادیانی اپنی کتاب اربعین جلد ۴ صفحہ ۱۴ پر رقمطراز ہیں۔ کہ اے عزیزو! تم نے وہ وقت پایا۔ جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی۔ اور اس شخص (مرزا) کو بھی تم نے دیکھ لیا۔ جس کے دیکھنے کی پیغمبروں نے خواہش کی تھی اور اِدھر کتاب آریہ دھرم کے صفحہ ۱۹ پر لکھتے ہیں کہ غلط بیانی اور بہتان طرازی نہایت بد ذات اور شریر آدمیوں کا کام ہے"

"اب میں لاہوری اور قادیانی مرزائیوں کے سامنے چیلنج پیش کرتا ہوں۔ کہ بتائیں۔ کہ مرزا صاحب کے دیکھنے کی کس کس پیغمبر نے خواہش کی۔ اور کس کس پیغمبر نے بشارت دی تھی؟ اور میں خاص طور پر پنڈی بھٹیاں کے مرزائیوں کو چیلنج دیتا ہوں۔ کہ وہ جس وقت چاہیں۔ آکر مجھ سے بحث و مباحثہ کر لیں۔ میں مناظرہ کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہوں"

(سید افتخار علی شاہ نفیس پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ)

اس چیلنج کی حقیقت کو واضح کرنے سے قبل لازمی ہے۔ کہ میں نفیس صاحب کا تعارف احباب کو کراؤں۔ یہ ذات شریف لائل پور سے نانویں جماعت سے فیل ہو کر گذشتہ مئی کو گورنمنٹ ہائی سکول پنڈی بھٹیاں میں داخل ہوئے ہیں۔ آنجناب کے والد سید ذوالفقار علی شاہ صاحب ان ایام میں یہاں پٹواری لگے ہوئے تھے۔ جو کہ اب تین ماہ سے پہال سے تبدیل ہو گئے ہیں۔ وہ نفیس صاحب کو پنڈی بھٹیاں میں مُلانوں کے گلوں (روٹیوں) پر چھوڑ گئے ہیں۔ بورڈنگ ہوس میں داخل ہونے کی بہتیری کوشش کی۔ لیکن سیرت اور اخلاق نفیس ہونے کے سبب سے آپ تا حال داخل بورڈنگ نہیں ہو سکے۔ آپ کی لیاقت کا یہ حال ہے۔ کہ پہلی سہ ماہی میں ہی فیل ہو گئے۔ اور معافی فیس کی جو رعایت سکول کی طرف سے جناب کو ملی تھی۔ وہ بھی جاتی رہی۔ اور اب پوری فیس چارج کی جاتی ہے۔ نظر بد دور۔ ماشاء اللہ لیاقت بھی نفیس ہے۔ تعلیم کی طرف مطلق دھیان نہیں۔ بار بار فیل ہوتے ہیں۔ آوارہ گردی شیوہ ہے۔ خیالات عیاشانہ اور بد ہیں۔ اور سید کے نام کو بدنام کرنے والے ہیں۔ مجھے پچھلے دنوں بازار میں مل گئے۔ اپنا رونا یوں رویا کہ مجھے بورڈنگ میں داخل نہیں کرتے۔ کیا کروں۔ میں نے کہا افسروں کی مرضی۔ اگر وہ داخل نہیں کرتے تو کسی اور جگہ مستقل انتظام کر لو۔ مُلانوں کے ٹکڑوں پر تو نہ پڑے رہو۔ آپ نے فرمایا۔ کہ دوست بورڈنگ میں پڑھائی تو ہوتی نہیں ذرا ..... کہہ کر قہقہہ لگایا۔ ایسے فحش خیالات کا اظہار فرمایا۔ کہ میں لاحول پڑھتا ہوا وہاں سے کھسک گیا۔ علاوہ ازیں ہیڈ ماسٹر صاحب اور دوسرے استاد صاحبان ان سید صاحب کے نفیس اخلاق سے بخوبی واقف ہیں۔

یہ ہے چیلنج دینے والے حضرت سید نفیس صاحب کی حقیقتِ حال۔ احمدیت کے متعلق تو کیا اپنے مذہب کے متعلق بھی ذرا بھر واقفیت نہیں۔ والد سُنی العقیدہ ہیں۔ لیکن نفیس صاحب شیعت کی طرف رغبت رکھتے ہیں۔ چنانچہ پچھلے عشرۂ محرم میں آپ باقاعدہ کالے کپڑے پہن کر شریک ماتم ہوئے۔ یہ ہے نفیس کا مذہبی حال۔ اور دعویٰ ہے۔ کہ "جو بھی مرزائی جس وقت بھی آئے مجھ سے مناظرہ کرے"۔ نفیس صاحب کو اس چیلنج کی ترغیب (ایک احراری زباندراز لونڈے مسمی محمد حسین پسر احراری مباہل کھیر فالودہ فروش نے جو کہ جامع مسجد پنڈی بھٹیاں کے دروازے پر پڑا رہتا ہے۔ دی ہے۔ اور بچارے نفیس صاحب کو آگے دھکیل دیا ہے۔ اور نفیس صاحب اس کے جھانسے میں آگئے ہیں۔ محمد حسین مذکور مباہلین میں سے ہے۔ باوجود مباہلہ کر لینے کے اس کی طبیعت میں شوخی بڑھ گئی ہے۔ اور دن رات اس کا احمدیت کی مخالفت میں یہی مشغلہ ہے۔ کہ بکواس کر کے بسر کرے۔ محمد حسین احراری مذکور کو واضح ہو۔ کہ مناظرات۔ مباحثات تو پہلے ہم بہتیرے کر چکے ہیں۔ اور فیصلہ نہیں ہوا۔ اب یہ حدود پھاند کر ہم دونوں فریقوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے اپنا معاملہ خداوند تعالےٰ پر چھوڑ دیا ہوا ہے ایک سال صبر کرو۔ اور یہ معاملہ جو احکم الحاکمین کی عدالت میں ہم نے پیش کیا ہے۔ کہ "جھوٹے فریق کو تباہ و برباد کر" سو اس کی عدالت کا فیصلہ ہی صحیح فیصلہ ہے۔ کیا تم یہ سمجھتے ہو۔ کہ اللہ تعالےٰ بھی فیصلہ نہیں کرے گا۔ اور وہ جھوٹے کی مدد کرے گا۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ اگر زمین و آسمان ٹل جائیں۔ تو یہ ہو سکتا ہے۔ لیکن ناممکن ہے کہ خداوند تعالیٰ سچے نبی اور اس کی جماعت کی مدد نہ کرے۔ اور جھوٹے کو تباہ و برباد نہ کرے۔ اور پھر تم نے تو مباہلہ کیا ہوا ہے۔ چند مہینے صبر کرو۔ اور اللہ تعالےٰ کے غضب کو اور نہ بھڑکاؤ۔ کیوں تمہیں دن رات سوز و جلن اور بغض احمدیت کھائے جا رہا ہے۔ تم نے ایک کتاب احمدیت کی مخالفت میں طبع کرنے کا ارادہ بھی کیا ہے بے شک چھپواؤ۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ اس میں وہی فرسودہ اور بے ہودہ اعتراض ہی تو ہیں۔ جن کے جواب متعدد بار احمدیت کی طرف سے دیئے گئے ہیں۔ مولوی ثناء اللہ۔ مولوی عطاء اللہ۔ مولوی محمد حسین کو لو تار ڑدی کی تے اب تم چاٹنا چاہتے ہو۔ نیا اعتراض ایک بھی نہیں ہے۔

مگر ان شور اور شرارتوں سے یہ صاف واضح ہے۔ کہ تم کو اللہ تعالےٰ پر ایمان و یقین نہیں۔ تم نے مباہلہ کیا ہوا ہے۔ تمہیں اس معاملہ میں صرف اور صرف آسمانی فیصلہ کا انتظار کرنا ضروری ہے۔ بعد میں جو کچھ کرو۔ تمہیں اختیار ہو گا۔ اور اپنے رب پر اتنے بدظن نہ ہو۔

پنڈی بھٹیاں کے احرار کے صدقے اپنی ہی قوم کے بچوں کی ذہنیت۔ زبان اور اخلاق کو نجاست آلود بنا رہے ہیں۔ احمدیت کی مخالفت میں یہ احرار کا سب سے بڑا کارنامہ ہے کہ لڑکوں سے گالیاں نکلوا کر اپنی ہی قوم کا سیتاناس کر رہے ہو۔ گالیوں سے ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ لکھنؤ کی بھٹیاریوں۔ کنچنیوں اور مراثنوں کی زبانوں کا کام تم لوگ اپنی قوم کے نوزائیدہ معصوم بچوں سے لے رہے ہو۔ ان کو عمر بھر کے لئے بدزبان تیار کیا جا رہا ہے۔ خدا سے ڈرو۔ خوف کا مقام ہے۔ مباہلہ کے فیصلہ کی انتظار کرو۔ اور بک بک چھوڑ دو۔ کیونکہ اس شرارت سے خدا کا غضب بھڑکنے والا ہے۔ نبیوں کی جماعتوں کو چھیڑنا معمولی بات نہیں ہے۔ فانتظروا۔

انی مھین من اراد اھانتک (الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کا نظارہ دیکھ لوگے۔

(خاکسار عبدالعظیم احمدی مباہل
پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ)

# دیانند مشن

## ستیارتھ پرکاش پر سرسری نظر

عرصہ سے میری خواہش تھی۔ کہ دیانند سوامی کی کتاب "ستیارتھ پرکاش" کا جس کی تعریف اپنے آریہ دوستوں سے میں اکثر سنا کرتا تھا۔ مطالعہ کروں۔ اور دیکھوں کہ آیا واقعی یہ کتاب ویسی ہے جیسی اس کی تعریف کی جاتی ہے۔ چنانچہ پچھلے مہینہ کی ۱۲ تاریخ کو میرے دوست لالہ بنسی رام نے مجھے کتاب ہذا پڑھنے کے لئے دی۔ اس کتاب کے پڑھنے سے میرے علم میں جو اضافہ ہوا ہے وہ تو میں ہی جانتا ہوں۔ مگر پھر بھی چند باتیں ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔ تاکہ ناظرین "فاروق" جو کتاب مذکور کو مطالعہ نہ کر سکیں ان معلومات سے مستفید ہو جاویں۔

کتاب ہذا جو کہ اس وقت میرے زیر مطالعہ ہے ۱۵ اگست ۱۸۹۹ء کی ترجمہ شدہ ہے۔ اصل کتاب شروع کرنے سے پہلے کسی صاحب مسمی "پنڈت رام دھون" نے چار صفحے بطور تمہید لکھے ہیں تمہید ہذا "التماس" کے عنوان سے شروع ہوتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ تمہید ہذا لکھنے والے بڑے ہوشیار واقع ہوئے ہیں۔ ان کی ہوشیاری مندرجہ ذیل دو اقتباسات سے ظاہر ہوتی ہے فرماتے ہیں۔ "ناظرین آپ کی خدمت میں یہ مستند اردو ترجمہ ستیارتھ پرکاش مصنفہ شری ۱۰۸ سوامی دیانند سرسوتی مہاراج کا پیش کیا جاتا ہے۔ (صفحہ ۱ سطر ۱)

آگے چل کر صفحہ ۴ سطر ۱۶ پر فرماتے ہیں۔ "یہ ترجمہ مستند تصور نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ان کی رائے کی سند ان کی اپنی تصنیف ہے۔ ..... اس ترجمہ سے یہ مراد نہیں ہے۔ کہ وہ اصل کا کام دیوے"

---

ناظرین غور فرما دیں۔ کہ پہلے اقتباس میں تو یہ کہا گیا ہے۔ کہ ناظرین کی خدمت میں "مستند" ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔ اور دوسرے میں یہ تحریر کیا گیا ہے۔ کہ یہ ترجمہ "مستند تصور نہیں ہو سکتا" اور نہ اصل کا کام دے سکتا ہے کیا خوب؟ معلوم ہوتا ہے کہ مترجم صاحب لفظ مستند کے معنے نہیں جانتے مگر یہ عقل نہیں مانتی کہ اتنی معتبر اور مستند کتاب کے دیباچہ لکھنے والا شخص لفظ مستند کا ترجمہ بھی نہ جانتا ہو۔ حضرات یہ بھی ایک چالاکی ہے۔ جس سے ان کا یہ مقصد ہے کہ اگر کوئی اردو پڑھا ہوا شخص اس کتاب کا حوالہ پیش کرے۔ تو لاجواب ہونے پر کہہ دیا۔ کہ اصل کتاب میں یہ حوالہ نہیں۔ بھلا کوئی آریہ بھائیوں سے پوچھے کہ ایسے ترجمہ کا فائدہ ہی کیا۔ کہ مستند ہونے کے باوجود حجت نہیں ہو سکتا۔ حضرات یہ ہے اس کتاب کی ابتدا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ لاثانی تحقیقی کتاب ہے۔

---

آمدم برسرِ مطلب

لیجئے حضرات اب میں اصل کتاب کے دیباچہ کو لیتا ہوں۔ سوامی جی خود نوشت دیباچے میں ایک سنہری اصول لکھتے ہیں۔ مگر پیشتر اس کے کہ میں وہ اصول تحریر کروں یہ عرض کئے دیتا ہوں۔ کہ سوامی جی اپنے خود نوشتہ اصول پر کبھی قائم نہیں رہیں گے۔ کیونکہ ان کا اصل اصول یہ ہے۔ کہ "ہاتھی کے کھانے کے دانت اور دکھانے کے اور ہیں۔

"فرماتے ہیں کہ "اس کتاب میں ایسی کوئی بات نہیں رکھی گئی اور نہ کسی کے دِل دکھانے یا کسی کو نقصان پہنچانے سے غرض ہے بلکہ مدعا یہ ہے کہ اس سے نوع انسانی کی ترقی اور رفاہیت ہو۔" کیا ہی اچھا اصول ہے اگر اس پر کوئی قائم رہے۔ اب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ سوامی جی اپنے خود نوشت اصول پر کس حد تک کاربند ہوتے ہیں۔ اور کونسی وہ باتیں بیان کرتے ہیں۔ جو عوام کو فائدہ دیتی ہیں۔

## عورت کو جوان رکھنے کا طریق

سوامی جی کتاب ہذا کے صفحہ ۳۶ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"چونکہ بچہ کا جسم جننے والی عورت کے جسمانی اعضاء سے بنا ہوتا ہے۔ اس وجہ سے عورت زائیدگی کے وقت کمزور ہو جاتی ہے اس لئے نہ چہ دودھ نہ پلا دے۔ دودھ روکنے کے لئے پستان کے منہ پر ایسی دوائی لگا دے جس سے دودھ نکلنا بند ہو جاوے۔ اس طریق پر عمل کرنے سے دوسرے مہینے جس عورت دوبارہ جوان ہو جاتی ہے۔"

ناظرین سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ سوامی جی کو عورتوں کو جوان رکھنے کی کیا ضرورت تھی۔ حالانکہ آپ نے نہ شادی کی اور نہ آپ کو کسی عورت سے بحیثیت خاوند واسطہ پڑا۔ اس سوال کا جواب آپ خود ہی خیال کر لیویں کہ ایک نیک منش آدمی کو ایسی باتوں سے کیا واسطہ۔ جو کہ قانون قدرت اور نیچر کے صریح خلاف ہیں۔ خدا نے تو ماں کی چھاتیوں میں دودھ اس لئے پیدا کیا۔ کہ بچہ پیدا ہوتے ہی اس سے پرورش پائے۔ مگر آرین سوامی قانون قدرت کا مقابلہ کرتے ہوئے بچہ کو اُس کے حق سے محروم کرتا ہے اور شوہر کی خوشنودی کے لئے عورت کو جوان رکھنے کی ترکیب بتاتا ہے۔ کیا ہی رفاہ عام کا اعلےٰ خیال پیش کیا ہے۔ شیم۔ شیم۔ شیم!

---

اس کے آگے بچوں کی تعلیم کے متعلق ایک عجیب اور دلچسپ ارشاد ملاحظہ ہو۔

صفحہ ۴۶ پر فرماتے ہیں۔

"تعلیم پانے کا مکان کسی تنہا موقع پر ہونا چاہیئے اور لڑکوں اور لڑکیوں کی پاٹھ شالہ ایک دوسرے سے دو کوس دور ہونی چاہیئے۔ جو معلم یا معلم یا نوکر چاکر ہوں۔ لڑکیوں کے مدرسے میں سب عورتیں اور مردانہ مدرسے میں مرد ہوں۔ زنانہ مدرسے میں پانچ برس کا لڑکا اور مردانہ پاٹھ شالہ میں ۵ برس کی لڑکی بھی نہ جانے پائے۔"

پھر صفحہ ۴۶ پر آگے چل کر فرماتے ہیں کہ

"مدرسہ گاؤں یا شہر سے چار کوس دور ہونا چاہیئے۔ سب کو ایک قسم کی پوشاک خورد و نوش ..... ماں باپ اپنے بچوں سے یا بچے اپنے ماں باپ سے نہ مل سکیں۔ اور نہ ایک دوسرے سے کسی قسم کا خط و کتابت کر سکیں۔"

مندرجہ بالا اقتباسوں سے ذیل کی باتیں قابل غور ہیں۔

(۱) مکان مدرسہ تنہا ہو۔ لڑکوں اور لڑکیوں کے مدرسے میں دو کوس کا فاصلہ ہو۔

(۲) ہر دو مدرسے شہر سے چار کوس دور ہوں مگر آپس میں دو کوس کا فاصلہ رکھتے ہوں۔

(۳) لڑکوں کے مدرسے میں کوئی لڑکی نہ جانے پائے۔ اور لڑکیوں کے مدرسے میں کوئی لڑکا نہ جانے۔

(۴) نہ والدین بچوں سے اور نہ بچے والدین سے مل سکیں۔ اور نہ ہی کسی قسم کی خط و کتابت ہو

سوامی جی نے خدا جانے کوسوں کی تعیین کیوں کی ہے۔ بھلا ایسی عورتیں جو آپ کی بتائی ہوئی ہدایات کے مطابق صدا ہی جوان رہتی ہوں۔ دو کوس کا فاصلہ طے نہیں کر سکتیں۔ ایسے مرد جو کلی طور پر برہم چریہ ہوں۔ اُن کے لئے اتنا فاصلہ کیا حقیقت رکھ سکتا ہے۔ ایک اور مزے کی بات یہ ہے۔ کہ ایک طرف تو سوامی جی مانتے ہیں۔ کہ پردہ نہیں کرنا چاہیئے۔ کہتے ہیں۔ کہ اس پردہ کی وجہ سے بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ دوسری طرف اپنے نوجوان بچوں اور بچیوں کو آپس میں ملانا تو ایک طرف رہا۔ ان کو آپس میں کوسوں دور رہنے کی تلقین کی جاتی ہے۔ اور معلمین کو کہا جاتا ہے۔ کہ کوئی ایسی حرکت نہ کریں جن سے بچوں کے اخلاق پر برا اثر پڑے۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں

---

سوامی جی پردے کے حامی بھی نہیں مگر پردہ کئے بغیر رہ بھی نہیں سکتے۔ حضرات اسی کا نام تو اسلام ہے۔ جو فطرت کرواتی ہے۔ کیا ہوا جو سوامی جی منہ سے اور قلم سے کہتے ہیں کہ پردہ نہیں کرنا چاہیئے۔ مگر دیکھ لیجئے۔ کہ فطرتاً جو بات کہہ گئے ہیں وہی اسلام نے مجمل الفاظ میں آج سے ۱۳ سو سال قبل پیارے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آقا محمد (صلعم) کی زبان مبارک سے فرما دی۔ اللہ تعالےٰ نے کلام اللہ میں فرمایا ہے۔ قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم.... ..... یصنعون (پ ۱۸ رکوع ۳۰)

اللہ تعالےٰ مومن مردوں کو حکم دیتا ہے کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں۔ اور محافظت رکھیں اپنی شرمگاہوں کی"۔ اور ایسا ہی مومن عورتوں کے لئے بھی مفصل حکم فرمایا ہے۔ بلکہ عورتوں کے لئے یہ بھی فرمایا۔ کہ اپنی زینت بھی ظاہر کریں

میرے آریہ بھائی غور فرمادیں کہ کیسے مجمل اور مکمل اور مدلل الفاظ ہیں نہ کوسوں دور رہنے کی ضرورت ہے اور نہ قیود کی پابندی۔

حضرات یہ ہیں چند نمونے اس پر معارف کتاب کے جس کے متعلق ہمارے آریہ بھائی بڑے بڑے دعوے کیا کرتے ہیں۔ اور کہا کرتے ہیں۔ کہ اس کتاب میں عوام کے لئے بہت مفید باتیں ہیں۔ یہ تو بالکل اسی قول کی مصداق ہے ؎

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خوں نکلا

باقی بشرط ضرورت پھر

(محمد ذکاء اللہ خان ٹیچر مڈل سکول بہائی پھیرو ضلع لاہور)

# خالصہ مشن

## بھائی سیوا سنگھ صاحب کے ٹریکٹ پر ایک نظر

(از گیانی واحد حسین صاحب احمدی مبلغ)

بھائی سیوا سنگھ صاحب ایڈیٹر اخبار خالصہ سماچار امرت سر کے چند ٹریکٹ جن کے نام یہ ہیں "گورو نانک صاحب اور طواف کعبہ"۔ "چولہ صاحب"۔ "نور کا فتور"۔ "گورو نانک صاحب اور اسلام"۔ "پیغام صلح"۔ یہ ٹریکٹ آپ نے سلسلہ احمدیہ کی تردید میں لکھ کر شائع کئے ہیں۔ یہ سب اس وقت میرے سامنے پڑے ہیں۔ میں ان کا جواب دینا مناسب نہ سمجھتا تھا۔ کیونکہ ان میں سوائے گندہ دہنی۔ بدزبانی اور سخت کلامی کے اور کچھ نہیں۔ چونکہ سکھ حضرات کو ان ٹریکٹوں پر بہت ناز ہے۔ بلکہ وہ لاجواب تصور کر کے شیخی بگھارتے ہیں۔ اس لئے مناسب سمجھا کہ ان کا جواب دیا جاوے۔ جواب سے پہلے بھائی صاحب کی شرافت کے چند نمونے پیش کرتا ہوں۔ تاکہ اگر جوابی طور پر ایسا ہی کوئی فقرہ لکھا جاوے تو سکھ حضرات کو رنج نہ ہو۔ سب سے پہلے ایڈیٹر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو ۸۰ فی صدی صرف "مرزا" یا "مرزائیوں کہتا ہے"۔ لکھ کر اپنے اخلاق کا ماتم کیا ہے۔ اگر اس میں ذرا بھر بھی شرافت ہوتی۔ تو وہ ایک ایسے بانی سلسلہ کا نام جن کے ماننے والے سینکڑوں نہیں۔ ہزاروں نہیں۔ بلکہ لاکھوں کی تعداد میں موجود ہیں۔ ضرور ادب سے لیتا۔ ہم نے کبھی ان کے بزرگوں کا نام اس طرح نہیں لیا۔ کیا اگر ہم ان کے گرو صاحبان کا نام اس طرح لکھیں تو انہیں رنج نہیں ہوگا۔ اگر ہوگا۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ جو بات وہ اپنے لئے پسند نہیں کرتے وہ دوسرے کے لئے روا رکھتے ہیں۔

## ایڈیٹر صاحب کی سخت کلامی کے چند نمونے

(نقل کفر کفر نہ باشد)

(۱) "مگر مرزا کی بدقسمتی ہے"۔ (طوائف کعبہ صہ ۵)

(۲) "ایک ایسے واقعہ کو (یعنے بابا نانک صاحب کے پاؤں کے نیچے کعبہ کا گھومنا) جس کی سچائی دو اور دو چار کی طرح ایک مسلمہ بات ہے۔ اس کو غلط بتانا سراسر بے حیائی اور ڈھٹائی ہے۔ جو کسی متعصب کا کام ہو سکتا ہے۔ لیکن محقق کا نہیں"۔ (طوائف کعبہ صہ ۵)

(۳) "مرزائیوں کی ایک واقعہ سے روگردانی ان کی صریح نادانی ہے"۔ (صہ ۶)

(۴) "اگر وہ (احمدی) شرم حیا کھو کر اور علم و عقل سے ہاتھ دھو کر سر اٹھائیں گے تو وہ اپنی کتب مقدسہ کو غلط ٹھہرائیں گے۔ اپنے مسلمہ عقائد کی جڑوں پر کلہاڑا چلائیں گے۔ اپنی نادانی پر لوگوں کو ہنسائیں گے۔ اور بجز شرمندگی کوئی فائدہ نہ اٹھائیں گے"۔ (صہ ۹)

(۵) "وہ مرزائی جو قرآن جیسی بے ربط فسانوں اور بے سر و پا داستانوں سے لبریز کتاب کو خدائی کلام تسلیم کر لیتے ہیں"۔ (چولہ صاحب صہ ۵)

(۶) "ایک صدی سے زیادہ عرصہ گذر جانے پر بھی مرزا کی ہوش ابھی تک ٹھکانے نہیں آئی"۔ (چولہ صاحب صہ ۹)

(۷) "ہم کہتے کہ حضرت محمد صاحب کے بال ضرور تھے۔ کیونکہ گنجے اور کھودے نہیں تھے"۔ (چولہ صاحب صہ ۱۱)

(۸) "لیکن ہم جانتے ہیں۔ کہ کیا مرزا قادیانی اور کیا ان کے حواری ایڈیٹر نور اور مولانا عبدالرحمان سب ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں۔ نہ ان کو اصلیت سے خبر اور نہ تحقیق سے غرض ہے"۔ (چولہ صاحب صہ ۱۵)

(۹) "مرزائی پارٹی کی تو گپی کے گھر گپی آئے بولو گپی جی" والی بات ہے"۔ (چولہ صاحب صہ ۱۵)

(۱۰) "بلکہ ہندو مت اور اسلام کی منافقانہ تعلیم کا فتور ہے"۔ (نور کا فتور صہ ۹)

(۱۱) "مرزا صاحب ناواقفیت کے باعث بات بات پر آپ کے قدم لڑکھڑاتے اور واقعات آپ کے دعویٰ کو جھٹلاتے ہیں۔ کہیں سے عقل کے ناخن اتروائیے۔ اور ہوش کی دوا کھائیے۔

تو چہ خواہی خریدن اے مغرور
روز در ماندگی زسیم و غل"

(نور کا فتور صہ ۱۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱۲) "مرزا قادیانی دروغ بیانی میں لاثانی ہے"
(نور کا فتور ص۱۲)

(۱۳) "سخن ہے تیرا مرزا بالکل دروغ
بھلا جھوٹ کو کب ہے حاصل فروغ"
(نور کا فتور ص۲۳)

(۱۴) "جھوٹ بولنا مرزا صاحب کا معمول ہے"
(نور کا فتور ص۳۰)

(۱۵) "مرزا کے ناشائستہ اقوال اور اس کی بے ہودہ قیل و قال کو پڑھ کر صرف ایک ہی نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ مرزا تحقیق کے مادہ سے قطعی محروم تھا۔ بدگوئی کے بغیر کوئی وصف اس میں نہ تھا" (نور کا فتور ص۳۴)

(۱۶) "مرزا کی غلط بیانی ہے۔ جس کے لئے اگر کورٹ میں جانے کی نوبت آئے۔ تو مرزا کم سے کم ہوا کھائے" (نور کا فتور ص۳۴)

(۱۷) "مرزا کا دامن ہوگا سکھوں کا ہاتھ ہوگا"
(نور کا فتور ص۳۷)

ناظرین یہ ہیں بھائی صاحب کی خوش کلامی کے چند نمونے اب میں انشاء اللہ تعالےٰ یہی فتویٰ بھائی صاحب پر چسپاں کر کے بتاؤنگا کہ جناب خود ہی ان کے مصداق ہیں۔ وباللہ التوفیق

---

بھائی سیوا سنگھ صاحب حسب ذیل سوال و جواب لکھتے ہیں

**سوال**۔ "اور صاف طور پر انہوں نے بار بار گواہی دی۔ کہ وید روحانی برکتوں سے خالی ہیں۔ چنانچہ ان گواہوں میں سے ایک یہ شعر بھی ہے ؎

وید پڑھت برہما مرے چاروں وید کہانی
سادھ کی مہماں وید نہ جانی"

**جواب**۔ بھائی سیوا سنگھ۔ گورو صاحب کی ویدوں کی نسبت جو رائے تھی سکھ اس سے واقف ہیں۔ ہم مرزا صاحب کو بتانا چاہتے ہیں۔ کہ آپ نے اپنے بیان کے ثبوت میں جو گواہی پیش کی ہے۔ وہ سراسر بناوٹی اور جعلی ہے یہ شعر گورو گرنتھ صاحب میں نہیں ہے"

**ہمارا جواب**۔ ویدوں کی نسبت جو رائے گورو صاحب کی تھی۔ اس سے آپ بالکل ناواقف ہیں۔ کوئی ان کو ویدوں کا پیرو اور کوئی مخالف بیان کرتا ہے۔ باقی رہا کہ یہ شلوک گرنتھ صاحب کا نہیں۔ افسوس ہے آپ کی عقل کو کیا ہو گیا۔ حضرت صاحب نے کہاں لکھا ہے کہ یہ شلوک گرنتھ صاحب کا ہے۔ جب حضورؑ نے گرنتھ صاحب کا حوالہ دیا ہی نہیں۔ تو آپ کا مطالبہ سراسر نامعقول ہے۔ سنو حضرت تو فرماتے ہیں:۔

"چنانچہ ان گواہوں میں سے ایک یہ شعر بھی ہے۔ جس پر دیانند نے بہت ہی سیاپا کیا۔ اور ناحق ایسے بزرگ کو گالیاں دی ہیں۔ جس کی نظیر اس کے بزرگوں میں ایک بھی نہیں۔ اور وہ شعر جس کے سننے سے دیانند جل گیا۔ یہ ہے ؎

وید پڑھت برہما مرے چاروں وید کہانی"
(ست بچن ص۱۱)

ناظرین بھائی صاحب نے یہ عبارت تحریف کر کے اس میں بھی اپنی دیانتداری کا ثبوت دیا ہے اگر وہ یہ ساری عبارت لکھ دیتے۔ تو ان کا پردہ فاش ہو جاتا۔ حضرت صاحب تو اس مضمون میں سوامی دیانند کا ذکر کرتے ہیں۔ کہ وہ باوا صاحب کا یہ شعر سنکر جل گیا۔ اور اس نے گالیاں دیں یہ کہاں حضورؑ نے بتلایا ہے۔ کہ یہ شعر میں پیش کر رہا ہوں۔ بلکہ یہ تو دیانند کی زبانی ہے۔ اور ستیارتھ پرکاش میں لکھا ہوا موجود ہے۔ اگر یہ بناوٹی ہے تو دیانند کا اختراع ہے نہ کہ حضرت صاحب کا۔ چونکہ دیانند نے اس کو باوا صاحب کا شعر قرار دیا ہے۔ اس لئے حضورؑ اس کو اس کے کہنے کے موجب فرماتے ہیں۔ کہ وہ یہ شعر سن کر جل گیا۔ صرف اس جگہ ذرا بھائی صاحب کو دماغ سے کام لینے کی ضرورت تھی۔

**سیوا سنگھ صاحب**۔ "مرزا صاحب" اس ۲۰ جون ۱۹۲۱ء کی اس تحریر میں گورو نانک صاحب کو ویدوں کو روحانی برکتوں سے خالی ماننے والا قرار دیتے ہیں۔ لیکن ۱۹۰۶ء میں سرمہ چشم آریہ کتاب لکھ کر اس میں تحریر فرماتے ہیں کہ "اور بابا نانک صاحب تو سب پورانوں اور شاستروں کو ویدوں کی طرح ایشور کرت ہی یعنے خدا کا کلام ہی جانتے ہیں"۔ (ص۱۰۸ و ص۱۰۹)

ناظرین خود اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ جس آدمی کی تحریروں میں اس قسم کے متناقض اور متضاد خیال پائے جائیں۔ اس کی تحریریں سوائے ردی کی ٹوکری میں پھینک دیئے جانے کے اور کس سلوک کی مستحق ہو سکتی ہیں۔ کاش مرزا صاحب رست بچن کتاب لکھنے بیٹھنے کی بجائے یہ ہی وقت اپنے دماغ کا علاج کرانے میں صرف کرتے" (نور کا فتور ص۱۱)

**بھائی صاحب کے علم کا دیوالہ** حضرتؑ صاحب کی وفات ۱۹۰۸ء میں ہوئی۔ لیکن بھائی صاحب بتلاتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب نے ۲۰ جون ۱۹۲۱ء میں لکھا ہے۔ کہ گورو نانک صاحب ویدوں کو روحانی برکتوں سے خالی ماننے والا قرار دیتے ہیں۔ کون ہے جو اس وقت اس ایڈیٹر کی عقل پر ماتم نہ کرے۔ اس سے کوئی پوچھے کہ حضورؑ کی وفات تو ۱۹۰۸ء میں ہوئی پھر ۲۰ جون ۱۹۲۱ء کی تحریر آپ کی کہاں سے آگئی۔ اس لئے اب مندرجہ بالا فتویٰ جو بھائی صاحب نے حضرت صاحب کے لئے لکھا ہے وہ عطائے تو بلقائے تو کے مطابق بھائی سیوا سنگھ صاحب کو واپس کر کے عرض ہے کہ وہ اس کو یوں پڑھیں "کاش بھائی سیوا سنگھ صاحب حضرت کے خلاف لکھنے بیٹھنے کی بجائے یہ ہی وقت اپنے دماغ کا علاج کرانے میں صرف کرتے" تو نہایت موزون ہوگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باقی رہا کہ ۱۹۰۷ء میں حضورؑ نے کتاب سرمہ چشم آریہ لکھی یہ بھی جھوٹ ہے۔ غلط ہے۔ بے علمی ہے۔ سرمہ چشم آریہ ۱۸۸۶ء میں حضرتؑ نے تصنیف فرمائی۔ سیوا سنگھ صاحب نے یہ صریح غلط بیانی کی ہے۔ کیا اب اوپر والا فتویٰ نمبر ۱۲ و ۱۳ جو اِس گستاخ نے خدا کے نبی پر لگایا ہے۔ وہی اِس پر چسپاں نہیں ہوتا جبکہ "مرزا صاحب" کی بجائے "سیوا سنگھ" لکھ کر اس طرح پڑھا جاوے کہ "سیوا سنگھ دروغ بیانی میں لاثانی ہے۔ اور

"سخن تیرا سیوا ہے بالکل دروغ
بھلا جھوٹ کو کب ہے حاصل فروغ"

تو نہایت دلکش اور حق بحقدار رسید کا صحیح استعمال ہوگا۔

---

**تین جھوٹ** ویسے تو اس تحریر میں کئی غلط بیانیاں ہیں۔ یعنے پہلا یہ کہ حضرت صاحب نے ۲۰ جون ۱۹۲۱ء میں کوئی تحریر لکھی۔ پھر اُس تحریر کا نام تک نہیں لکھا۔ دوسرا یہ کہ ۱۹۰۷ء میں آپ نے کتاب سرمہ چشم آریہ لکھی۔ حالانکہ وہ ۱۸۹۲ء میں لکھی گئی۔ تیسرا بحوالہ سرمہ چشم آریہ لکھا ہے۔ کہ حضرت نے فرمایا

"اور بابا نانک صاحب تو سب پورانوں اور شاستروں کو ویدوں کی طرح الہشور کرت ہی یعنی خدا کا کلام ہی جانتے ہیں" ص ۱۰۸ و ص ۱۰۹)

(نور کا فتویٰ ص ۱۱)

ناظرین سرمہ چشم آریہ کی اصل عبارت پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ سکھ جو آریہ سماج میں داخل تھے۔ ان کے متعلق حضرت صاحب براہمنوں کا ایک قول نقل کرتے ہوئے بتاتے ہیں۔ کہ تم سکھ ہو کر آریہ سماج میں داخل ہو۔ اور سر پر دو دو ہاتھ لمبے کیس رکھے ہوئے ان کو چاہیئے کہ براہمنوں کے قول کے مطابق اپنے گورو نانک صاحب کے شبد پر عمل کر کے سب پورانوں کو ایشور کا کلام سمجھیں۔ حضرت صاحب آریہ سماج میں داخل شدہ سکھوں کو ڈانٹتے ہیں۔ کہ آریہ سماج میں داخل ہو کر تم صرف وید کو الہامی مانتے اور پورانوں شاستروں سے منکر ہو۔ حالانکہ پنڈتوں کا تو یہ دعویٰ ہے کہ بابا صاحب پورانوں اور شاستروں کو ویدوں کی طرح الہامی مانتے تھے۔ چنانچہ اصل عبارت اس طرح ہے۔

"اور براہمنوں کا دعویٰ ہے کہ یہ سب باتیں وید سے لی گئی ہیں۔ اور وید میں درج ہیں اور بابا نانک صاحب تو سب پورانوں اور شاستروں کو وید کی طرح الہشور کرت ہے۔ یعنے خدا کا کلام جانتے ہیں" (سرمہ چشم آریہ ص ۱۰۹)

---

دیکھا صاحب! سیوا سنگھ جی کا جھوٹ کیسے صاف طور پر ظاہر ہو گیا۔ یہ عبارت کہ وید کی طرح پورانشاستر الہامی جانتے تھے۔ حضرت صاحب کی نہیں۔ بلکہ براہمنوں کا ایسا دعویٰ ہے لیکن اس کو حضرت صاحب کی طرف منسوب کر کے تضاد ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ خود ہی اس نے اس ٹریکٹ کے ص ۲۶ پر حضرت صاحب کی وہ عبارت جس میں حضورؑ نے لکھا ہے۔ کہ ہمیں تیس ۳۰ برس کے عرصہ سے معلوم ہے۔ کہ بابا نانک صاحب مسلمان تھے۔ درج کی ہے۔ اگر بھائی صاحب ذرا عقل سے کام لیتے تو معلوم ہو جاتا کہ جو شخص یہ کہتا ہو کہ ہمیں تیس برس سے بابا نانک کے مسلمان ہونے کا علم ہے۔ وہ یہ تحریر کیسے لکھ سکتا ہے۔ اِس لئے اب بھائی صاحب کے فتویٰ نمبر ۱۴ و ۱۶ کے مطابق حضرت صاحب کا نام کاٹ کر اس طرح بن گیا۔ "جھوٹ بولنا سیوا سنگھ کا معمول ہے" اور "سیوا سنگھ کے ناشائستہ اقوال اور اس کی بے ہودہ قیل و قال کو پڑھ کر صرف ایک ہی نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ سیوا سنگھ تحقیق کے مادہ سے قطعی محروم ہے۔ بدگوئی کے بغیر کوئی وصف اس میں نہ تھا" دیکھا بھائی صاحب! چاند پر تھوکا کس طرح آپ کے منہ پر آ پڑا۔

---

**جھوٹ نمبر ۴۔** پھر تیسری طرف ست بچن کتاب چھپنے کے سات سال بعد لکھی کتاب سرمہ چشم آریہ میں لکھتے ہیں۔" (نور کا فتویٰ ص ۲)

واہ صاحب واہ قربان جاؤں آپ کی عقل پر ست بچن کے سات سال بعد لکھی کتاب سرمہ چشم آریہ بتانا صرف آپ کا ہی کام ہے۔ ارے عقل کے دشمن ست بچن حضرت صاحب نے ۱۸۹۵ء میں تصنیف فرمائی۔ اور سرمہ چشم آریہ ۱۸۸۶ء میں گویا ست بچن سے ۹ برس پہلے حضرت صاحب نے کتاب سرمہ چشم آریہ لکھی کیوں جھوٹ بولکر دھوکہ دیتے ہو۔ اب اگر آپ کے فتویٰ نمبر ۱۷ کے مطابق حضرت صاحب کا نام کاٹ کر اور آپ کا اسم مبارک وہاں لگا کر اس طرح بنایا جاوے کہ "سیوا سنگھ کی غلط بیانی ہے جس کیلئے اگر کورٹ میں جانے کی نوبت آئے تو سیوا سنگھ کم سے کم ہوا کھائے" کیسی سچی بات ہو جاتی ہے۔ کہو بھائی جی کچھ سمجھے یا نہیں؟ (باقی آئندہ)

---

# "مُسلسل اور خاص دُعا کی اِستدعا"

مباہلہ پنڈی بھٹیاں جو کہ حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اجازت سے جماعت احمدیہ اور فرقہ احرار کے درمیان کیا گیا تھا۔ وہ چونکہ جماعتی صورت میں ہے۔ اور میعاد ایک سال تک ہے اسلئے تمام احباب سے مسلسل اور خاص دعاؤں کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کی نصرت میں مابہ الامتیاز اور معجزانہ اور کھلا کھلا نشان دکھلا کر تمام دنیا پر ظاہر کر دے کہ حضرت مسیح موعودؑ اُسکی طرف سے سچے رسول ہیں۔ نیز مباہلین جماعت احمدیہ پنڈی بھٹیاں کی کامیابی اور ترقی کیلئے درد دل سے دعائیں فرمائی جائیں۔ (طالبانِ دعا مباہلین جماعت احمدیہ پنڈی بھٹیاں ضلع گورداسپور)

ص کی کمزوریوں کے لئے اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ایڈیٹر کی ڈاک

مکرمی بابو نصیر الحق خان صاحب۔ آپ نے بلا وجہ معقول فاروق کا وی پی غلط فہمی کی بناء پر واپس کر دیا۔ آپ کو یہ فراموش ہو گیا ہے کہ جو چندہ آپ نے بدست شیخ محمود احمد صاحب عرفانی ۳۰ر مارچ ۱۹۳۴ء کو بھیجا تھا۔ وہ بابت بقایا چندہ فاروق دسمبر ۳۳ء تک کا تھا اس کے بعد ایک وی پی ۳۷۱۹/۱ ارسال ہوا تھا جو ۱۸ر اکتوبر ۳۴ء کو وصول ہوا۔ یہ ۳۱ر دسمبر ۳۴ء تک کا چندہ تھا۔ اب ایک وی پی ۴۰۲۸/۱ ۸ر مئی ۳۵ء کو بابت چندہ سال رواں لغایت دسمبر ۳۵ء کا بھیجا گیا تھا۔ جو آپ نے واپس کر دیا۔ پھر اخبار میں بھی اعلان کیا۔ مگر آپ نے توجہ نہ فرمائی۔ تو پھر ۶ر جولائی کو دوبارہ وی پی ارسال ہوا۔ وہ بھی آپ نے اسی غلط فہمی کی بناء پر واپس کر دیا۔ اور اس پر لکھا۔ کہ میں نے چندہ فروری ۳۶ء تک کا ادا کر دیا ہے۔ یہ صحیح نہیں ہے۔ آپ کا چندہ دسمبر ۳۴ء تک وصول ہے۔ سال رواں ۳۵ء کا باقی ہے۔ براہ کرم بذریعہ منی آرڈر مبلغ ۱/۴ للعہ ارسال فرما کر شکریہ کا موقع بخشیں۔ ورنہ تیسری مرتبہ ۳۵ء کا وی پی ۱/۴ للعہ کا ہوگا۔ وصول فرمالیں۔

میاں محمد اسمٰعیل صاحب طالب علم۔ آپ کے ذمہ فاروق کا چندہ رعائتی ابتدائے مئی لغایت ۳۱ر دسمبر ۳۵ء ۸ ماہ کا دو روپیہ واجب ہے براہ مہربانی بذریعہ ڈاک عکرار ارسال کر دیں ورنہ پرچہ آپ کے نام سے بند کر دیا جائیگا۔

# رام سکھداس کالج فیروزپور شہر

تھرڈ ڈایر میں داخل ہونیوالے غریب طلباء کو مفید مشورہ

پنجاب میں صرف رام سکھ داس کالج ہی ایک ایسا کالج ہے جہاں کے اخراجات بہت ہی کم اور نتائج نہایت ہی شاندار رہتے ہیں۔ چنانچہ امسال بی۔ اے کے امتحان میں اسی کا ایک طالب علم پنجاب یونیورسٹی بھر میں سیکنڈ رہا ہے۔ ایف اے کے نتائج بھی نہایت شاندار رہتے ہیں۔ سٹاف چیدہ ہے۔ خصوصاً پرنسپل صاحب بہادر مسٹر پی۔ وی کنسل ایک نہایت قابل اور روشن ضمیر منتظم۔ فیاض اور ہر دلعزیز رحم دل ہستی ہیں۔ جن کی مثال پنجاب کے کالجوں میں کمیاب ہے۔ اسی طرح انگلش کے پروفیسر صاحبان۔ ایس پی۔ کنسل اور نند کشور بھی قابل تعریف پروفیسر ہیں۔ کالج کی بلڈنگ کھلی فضا میں واقع ہے جس کے ساتھ ہی ہوسٹل ہے۔ جہاں کا خرچ پانچ روپے ماہوار سے زیادہ نہیں۔ طلباء کے لئے روشنی کا اچھا انتظام ہے۔ غریب طلبا کو بہت سی رعایات دی جاتی ہیں۔ تھرڈ ڈایر کا داخلہ کالج میں ۳۰ر ستمبر سے شروع ہے۔ غریب طلباء کے لئے سنہری موقعہ ہے:

مبارک احمد از فیروزپور

# مفید عام اعلان

## متعلق جناب ڈاکٹر پریم ناتھ صاحب انچارج ہسپتال بنگہ

غالباً عرصہ پانچ چھ ماہ کا ہو گیا ہوگا۔ کہ کسی حاسد۔ گنڈے۔ بدمعاش۔ بداندیش نے اضلاع جالندھر۔ ہوشیارپور۔ لودھیانہ اور ان کے گرد و نواح میں پھر پھر کر ایک غلط افواہ اڑا دی تھی۔ کہ خدانخواستہ ڈاکٹر پریم ناتھ صاحب فوت ہو گئے ہیں۔ جس کی تردید معززین و روساء شہر بنگہ و اکثر اخبارات نے بذریعہ اشتہارات و اخبارات کر دی تھی۔ اور ہمارے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اخباروں میں بھی اس غلط افواہ کی تردید چھپ گئی تھی کہ ڈاکٹر صاحب بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ اب چونکہ سیزن کا موقعہ ہے۔ اور اس موقعہ پر دور دراز شہروں سے اکثر بیمار تشریف لا کر ڈاکٹر صاحب کی خداداد قابلیت اور حسن اخلاق اور شب و روز کی محنت شاقہ سے فائدہ اٹھا کر صحت یاب ہوتے ہیں۔ اس لئے مخلوق خدا کی بہتری کے لئے پھر اعلان کیا جاتا ہے۔ اور ہسپتال کی بڑھتی ہوئی رونق۔ جو بلڈنگوں۔ نلکوں۔ لیمپوں و دیگر مکانات کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔ ایک عالیشان بلڈنگ ہزاروں روپیہ خرچ کر کے لالہ رام چند صاحب ساہوکار امرتسر نے بنوا دی ہے۔ جس میں سینکڑوں بیمار آرام سے علاج کروا کر تشریف لے جاتے ہیں۔ اور وہ بلڈنگ جہاں تک میرا خیال ہے ہمیشہ ہی بیماروں سے پُر رہتی ہے۔ نیز اہالیان بنگہ کی خوش قسمتی ہے۔ کہ جناب رائے صاحب سردار ٹھاکر سنگھ رئیس بنگہ و پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی بنگہ بھی ہمیشہ ہسپتال کی ترقی میں کوشاں رہتے ہیں۔ اور عرصہ ہوا۔ کہ بنگہ میں ہائی سکول بھی انہی کے وجود کی برکت سے بنا ہے۔ جو آپ کے والد بزرگوار سردار جواہر سنگھ ہائی سکول بنگہ کے نام پر مشہور ہے۔

دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ سردار صاحب موصوف کو فرزند نرینہ عطاء فرما کر ایک اور خوشی دکھاوے۔ اور افسران بالا ضلع جالندھر بھی قابل مبارک باد ہیں۔ جن کو خدا تعالیٰ نے ایسا لائق ڈاکٹر عطاء فرمایا ہے۔ ہماری یہ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کو لمبی عمر عطاء فرماوے آمین: (خاکسار ایم رحمت اللہ احمدی جنرل سکرٹری و وائس پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ بنگہ بقلم خود

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# وصیتیں

**نمبر ۴۴۱۴**:- منکہ حافظ صدرالدین ولد میاں محمد الدین صاحب قوم راجپوت جنجوعہ عمر ۶۵ سال ساکن موضع اور اڈاک خانہ صدر سیالکوٹ۔ تحصیل و ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۳ ۸/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں نے ۹ر ستمبر ۱۸۹۹ء میں بیعت کی تھی میری موجودہ جائداد مبلغ چالیس روپے نقد اور مبلغ دس روپیہ ایک حصہ دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان میں ہے۔ جس کے پانچ روپے ادا کر چکا ہوں۔ اور پانچ عند لطلب ادا کر دوں گا۔ جملہ پچاس روپیہ کے پانچویں حصہ کی وصیت بنام صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور مبلغ دس روپے حصہ وصیت بھی ہمراہ وصیت ہذا بذریعہ منی آرڈر منجملہ چندہ شرط اول ایک روپیہ اور اعلان اخبارات ۸/ جملہ ساڑھے تیرہ روپے ارسال کرتا ہوں۔ جماعت احمدیہ موضع اور اکا امام الصلوٰۃ ہوں جماعت کی طرف سے گذارہ کے واسطے سوا مانی غلہ سالانہ مجھکو ملتا ہے۔ اس کا پانچواں حصہ غلہ گندم بھی بطور حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔ بعد وفات اگر اس کے علاوہ میری کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی پانچویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ حافظ صدرالدین احمدی امام الصلوٰۃ بقلم خود۔ گواہ شد۔ کریم بخش سکرٹری جماعت اور ا بقلم خود۔

گواہ شد۔ چوہدری شاہ محمد احمدی اور ا۔

---

**نمبر ۴۳۶۸**۔ منکہ اے۔ ایم سید احمد ولد محی الدین عبدالقادر پیشہ تجارت عمر ۴۱ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۸ء ساکن ستن میلاں ڈاکخانہ خاص تحصیل چندر ضلع بتنا نولی جنوبی ہندوستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۴ر اپریل ۳۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں اور میرے تین بھائی ایک بہن اور ایک سوتیلی ماں ایک جائداد قیمتی قریباً ۴۳۵۰/- روپے کے مالک ہیں۔ جو کہ ہمیں اپنے والد کی طرف سے ملی ہے۔ مگر وہ ابھی تقسیم نہیں کی گئی۔ میری وفات کے بعد اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس کے علاوہ میں اور میرا بھائی اے۔ ایم عبدالرحمٰن ایک زمین کے جس کی قیمت ۸۴۵۰/- روپیہ ہے۔ مشترکہ مالک ہیں۔ اور ایک مکان جس کی قیمت ۵۰۰/- روپیہ ہے۔ اکٹھے مل کر بنایا۔ اور اکٹھے رہتے ہیں۔ میری وفات کے بعد اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

مزید میں اور میرا بھائی مذکور مسمی عبدالرحمٰن نے ایک ہزار روپیہ کو لمبو میں تجارت پر لگایا ہوا ہے۔ جو کہ اے۔ ایس۔ راتھر کے نام سے مشہور ہے۔ اور ہمارا گذارہ کلیہم اس کام پر ہے۔ میں پورے طور پر نہیں کہہ سکتا۔ کہ مجھے ماہوار نفع و نقصان کیا ہوتا ہوگا تاہم میں اپنے حصہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور میرے ترکہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ اے۔ ایم سید احمد ۲۴ ۴/۳۵

گواہ شد۔ اے۔ ایم عبدالرحمٰن برادر موصی ۲۴ ۴/۳۵۔ گواہ شد۔ ای احمد احمدی مالاباری امام جماعت احمدیہ کولمبو ۲۷ ۷/۳۵

---

**نمبر ۴۴۰۸**۔ منکہ احمد الدین ولد نور دین قوم جھمٹ جٹ پیشہ زمینداری عمر ۶۵ سال۔ تاریخ بیعت ۱۸۹۵ء ساکن پنڈی رام پور۔ ڈاک خانہ کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۰ ۶/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ مکان خام رقبہ ۶ مرلہ واقعہ پنڈی رام پور تحصیل کھاریاں ضلع گجرات جس کی قیمت موجودہ نرخ کے مطابق قریباً ۵۰۰/- روپیہ ہے۔

(۲) زمین زرعی بارانی پونے چار بیگھہ واقعہ موضع پنڈی رام پور و گھبکا تحصیل کھاریاں ضلع گجرات۔

(۳) زمین زرعی بارانی پانچ بیگھہ واقعہ موضع کھاریاں ضلع گجرات۔ زرعی زمین کی قیمت ۹۰۰/- روپیہ ہے۔ اس وقت میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ کی مالیت ۱۴۰۰/- روپیہ ہے۔ اس وقت میرا گذارہ میری جائداد کی آمد پر ہے۔ میری وفات کے بعد جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی جائداد کا کل حصہ وصیت یا اس کا کوئی جزو یا اس کی قیمت حوالہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں۔ تو میرے ترکہ میں سے وہ حصہ یا جزو حصہ ادا شدہ شمار ہوگا۔

العبد۔ احمد الدین ولد نور الدین نشان انگوٹھا۔ کاتب الحروف غلام مصطفےٰ۔

گواہ شد۔ جمعدار مظفر خان پسر موصی پی اسکوائرن ریزرو بٹالین پیالولی ملک اپر برہما ۱۳ ۷/۳۵۔

گواہ شد۔ غلام مصطفےٰ اسب اسسٹنٹ سرجن سول ہسپتال لاہور۔ برادر زادہ موصی۔